اسلام میں شاتم رسول کی سزا

مولانا مفتی انعام الحق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد تمام تعریفوں کے جو خدا جل شانہ کے لیے ہیں ائمہ کرام سے اس مسئلہ کے بارے میں فتویٰ حاصل کرنا ہے کہ جو شخص بلحاظ اسم مسلمان ہو اور خدا تعالیٰ اور اس کے برگزیدہ پیغمبروں اور نبی آخرالزمان فخر موجودات اور محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ کی ہنسی اڑاتا ہو، ان کے بارے میں استہزائیہ انداز اختیار کرتا ہو جو ازواج مطہرات کی شان میں گستاخی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں نازیبا الفاظ کا استعمال کرتا ہو اور کہتا ہو کہ یہ کوئی تاریخ نہیں فقط ناول ہے اور ایک دیوانے شخص کا خواب ہے جسے کہانی کا رنگ دیا گیا ہے تو ایسے شخص یعنی سلمان رشدی ملعون کے لیے علماء کرام کا کیا فتویٰ ہے؟

عام مسلمانوں کے لیے، علماء کرام کے لیے، حکام وقت اور حکومت وقت کے لیے از راہ کرم بتایئے ایسے مسلمانوں کے لیے کیا حکم ہے جو ایسے گستاخ کو قتل کرنا چاہتے ہوں جبکہ وہ ایک غیر اسلامی ملک (برطانیہ یا امریکہ) میں موجود ہو۔ کیا اس کے ملک کے ساتھ کسی قسم کے تعلقات قائم رکھے جا سکتے ہیں جبکہ وہ ملک اس معلون کتاب کی اشاعت کی پشت پناہی بھی کر رہا ہو اور ایسے ملعون شخص کو اپنے ہاں پناہ بھی دے رکھی ہو۔

سائل۔ سعید احمد کراچی

الجواب ومنہ الصدق والصواب

صورت مسئولہ میں جو آدمی (کافر ہو یا مسلم) سید الاولین والآخرین، شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد ﷺ پر ہنسی اڑاتا ہے یا ان کی سیرت و زندگی کے کسی گوشے کے بارے میں استہزائیہ انداز اختیار کرتا ہے، یا ان کی توہین و تنقیص کرتا ہے یا ان کی شان میں گستاخی کرتا ہے، یا ان کو گالی دیتا ہے، یا ان کی طرف بری باتوں کو منسوب کرتا ہے۔ یا آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اور امہات المومنین کو بازاری عورت اور طوائفوں کے ساتھ تشبیہ دیتا ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کرتا ہے اور قرآن مجید کو ایک دیوانہ اور مجنون آدمی کا خواب بتاتا ہے یا ایک ناول اور کہانی سے تعبیر کرتا ہے تو وہ آدمی سراسر کافر، مرتد، زندیق اور ملحد ہے۔ اگر ایسا آدمی کسی مسلمان ملک میں یہ حرکت کرتا ہے تو اس کو قتل کرنا مسلمانوں کی حکومت پر واجب ہے اور مشہور قول یہی ہے کہ اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور جو اس کے کفر میں شک کرتا ہے وہ بھی کافر ہے اور یہ ائمہ اربعہ کا مسلک ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے۔

جیسا کہ شیخ الاسلام امام تقی الدین ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام الحرانی، الدمشقی المعروف بابن تیمیہ نے اپنی مشہور و معروف کتاب ''الصارم المسلول علی شاتم الرسول'' میں نقل فرمایا کہ:

ان من سب النبی ﷺ من مسلم او کافر فانہ یجب قتلہ ھذا مذھب علیہ عامۃ اھل العلم

قال ابن المنذر: اجمع عوام اهل العلم علی ان حد من سب النبیﷺ القتل، وممن قاله مالک واللیث و احمد و اسحق و من مذهب الشافعی...... عام اہل علم کا مذہب ہے کہ جو آدمی چاہے مسلمان ہو یا کافر نبی کریم ﷺ کو گالی دیتا ہے، اس کو قتل کرنا واجب ہے۔ ابن منذر نے فرمایا کہ عام اہل علم کا اجماع ہے کہ جو آدمی نبی کریم ﷺ کو گالی دیتا ہے، اس کی حد قتل کرنا ہے اور اسی بات کو امام مالکؒ، امام لیثؒ، امام احمدؒ، امام اسحٰقؒ نے بھی اختیار فرمایا ہے اور امام شافعیؒ کا بھی یہی مذہب ہے......

وقد حکی ابوبکر الفارسی من اصحاب الشافعی اجماع المسلمین علی ان حد من سب النبیﷺ القتل...... اور ابوبکر فارسی نے اصحاب امام شافعیؒ سے مسلمانوں کا اجماع نقل کیا ہے کہ شاتم رسول ﷺ کی حد قتل ہے۔

وقال محمد بن سخنون، اجمع العلماء علی ان شاتم النبیﷺ والمتنقص له کافر، والوعید جاء علیه بعذاب الله له وحکمه عندالامة القتل، ومن شک فی کفر وعذابه کفر. (الصارم المسلول المسئلۃ الاولیٰ ص ۳/۴) محمد بن سخنون نے فرمایا کہ علماء کا اجماع ہے کہ شاتم رسول اور اس کی توہین و تنقیص شان کرنے والا کافر ہے اور حدیث میں اس کے لیے سخت سزا کی وعید آئی ہے اور امت مسلمہ کے نزدیک اس کا شرعی حکم قتل ہے اور جو آدمی اس شخص کے کفر اور عذاب کے بارے میں شک وشبہ کرے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا۔

مندرجہ بالا عبارات سے یہ بات آفتاب نیم روز کی مانند واضح ہوگئی کہ باجماع امت نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والا یا ان کی توہین وتنقیص کرنے والا کھلا کافر ہے اور اس کو قتل کرنا واجب ہے اور آخرت میں اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور جو آدمی اس کے کافر ہونے اور عذاب دینے پر شک کرے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا کیونکہ اس نے ایک کافر کے کفر میں شبہ کیا ہے۔

علامہ ابن تیمیہ نے ابن سخنون سے مزید نقل کیا ہے کہ:

ان الساب ان کان مسلما فانه یکفر و یقتل بغیر خلاف وهو مذهب الائمة الاربعة و غیرهم. (الصارم المسلول ص ۴ المسئلۃ الاعلیٰ) اگر گالی دینے والا مسلمان ہے تو وہ کافر ہو جائے گا اور بلا اختلاف اس کو قتل کر دیا جائے گا اور یہ ائمہ اربعہ وغیرہ کا مذہب ہے۔

اور امام احمد حنبلؒ نے تصریح کی ہے کہ:

قال حنبل: سمعت ابا عبدالله یقول کل من شتم النبیﷺ اوتنقصه مسلما کان او کافرا فعلیه القتل، واری أن یقتل ولا یستتاب (الصارم المسلول ص ۴ ایضاً) ...... جو آدمی بھی خواہ مسلمان ہو یا کافر اگر رسول کریم ﷺ کو گالی دیتا ہے یا ان کی توہین وتنقیص کرتا ہے اس کو قتل کرنا واجب ہے اور میری رائے یہ ہے کہ اس کو توبہ کرنے کے لیے مہلت نہیں دی جائے گی بلکہ فوراً ہی قتل کر دیا جائے گا۔

درمختار میں ہے:

وفی الاشباه لا تصح ردة السکران الا الردة بسب النبیﷺ فانه یقتل ولا یعفی عنه (حاشیہ فتاویٰ شامی ص ۳۱۲ ج ۳ باب المرتد طبع رشیدیہ کوئٹہ) اشباہ میں ہے کہ مست آدمی کی ردّت کا اعتبار نہیں ہے البتہ اگر کوئی آدمی نبی کریم ﷺ کو گالی دینے کی وجہ سے مرتد ہو جاتا ہے تو اس کو قتل کر دیا جائے گا اور اس گناہ کو معاف نہیں کیا

جائے گا۔

امام احمدؒ اور اشباہ کی عبارات سے یہ بات معلوم ہوئی کہ شاتم رسول کے جرم کو معاف نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

پھر یہ شخص جب مسلسل اس جرم کے ارتکاب میں قائم ہے اور اس پر مصر ہے تو اس کے واجب القتل ہونے اور اس کی توبہ قبول نہ کرنے کے بارے میں کوئی شک ہی نہیں۔

چنانچہ کتاب فقہ میں لکھا ہے کہ جو آدمی ارتداد کی حالت پر بدستور برقرار رہتا ہے یا بار بار مرتد ہوتا رہتا ہے اس کو فوراً قتل کر دیا جائے گا اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔

جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے:

وعن ابن عمر و علی: لا تقبل توبة من تکررت ردته کالزندیق وھو قول مالک واحمد واللیث وعن ابی یوسف لو فعل ذلک مراراً یقتل غیلة (فتاویٰ شامی ص ۳۱۴ ج ۳ باب المرتد) حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جو آدمی زندیق کی مانند بار بار مرتد ہوتا ہے اس کی توبہ مقبول نہیں ہے اور یہ امام مالکؒ، احمد اور لیث کا مذہب ہے امام ابو یوسفؒ سے مروی ہے کہ اگر کوئی آدمی مرتد ہونے کا جرم بار بار کرتا ہے اس کو حیلہ سے اس کی بے خبری میں قتل کر دیا جائے۔

اسی طرح درمختار میں ہے:

وکل مسلم ارتد فتوبته مقبولة الاجماعة من تکررت ردته علی مامر والکافر بسب نبی من الانبیاء فانه یقتل حد اولا تقبل توبته مطلقا. (حاشیہ فتاویٰ شامی ص ۳۱۷ ج ۳ باب المرتد)

ہر وہ مسلم جو (نعوذ باللہ) مرتد ہو جاتا ہے اس کی توبہ قبول ہوتی ہے، مگر وہ جماعت جن کا ارتداد مکرر (بار بار) ہوتا ہے۔ ان کی توبہ قبول نہیں ہوتی اور جو آدمی انبیاء میں سے کسی کو گالی دینے کی وجہ سے کافر ہو جائے اس کو قتل کر دیا جائے گا اور اس کی توبہ کسی حال میں بھی قبول نہیں کی جائے گی۔

ان عبارات سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ سب رسول اور اس کی توہین اتنا بڑا جرم ہے کہ بالفرض اگر کوئی مست آدمی بھی نبی کریم ﷺ کو گالی دے گا یا آپ ﷺ کی توہین وتحقیر کرے گا تو اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

اسی طرح امہات المومنینؓ کی شان میں گستاخی کرنے سے آنحضرت ﷺ کو تکلیف پہنچتی ہے اور گستاخی کرنے والے پر دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے اسی لیے حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ امہات المومنینؓ کی شان میں گستاخی کرنے والے کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور وہ مباح الدم ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر گناہ کی تہمت لگانے والوں کے جرم کا ثبوت اور حضرت عائشہؓ کی پاکدامنی کا ثبوت تو قرآن میں مذکور ہے، فقہاء کرام نے بھی اس کی رو سے ایسے شخص کو مباح الدم کہا ہے جو حضرت عائشہؓ پر تہمت گناہ لگاتا ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے:

نعم لا شک فی تکفیر من قذف السیدة عائشة رضی اللہ عنھا.

(فتاویٰ شامی ص ۳۲۱ ج ۳ باب المرتد)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والا شخص بلاشبہ کافر ہے۔

اور ملعون سلمان رشدی اپنی کتاب میں امہات المومنینؓ کی شان میں بھی گستاخی کا مرتکب ہوا ہے

بالخصوص حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بارے میں، جیسا کہ (ہفت روزہ حریت جلد ۷۔ ۱۱ تا ۱۷ نومبر ۱۹۸۸ء شمارہ ۴۵) میں تفصیلی طور پر نقل کیا گیا ہے۔

اور یہ بات اہل دنیا کے سامنے ظاہر ہے کہ ملعون سلمان رشدی نے حالیہ ناول ''شیطانی آیات'' (Satanicverses) کے علاوہ ''مڈنائٹ چلڈرن'' اور ''شیم'' میں بھی شان رسالت میں دریدہ دہنی اور ذہنی خباثت کی بدترین مثال پیش کی ہے، تفصیل کے لیے (انڈیا ٹوڈے، ستمبر ۱۹۸۸ء) کی اشاعت ملاحظہ کیا جائے۔

اور مزید اس کتاب کو متعدد ممالک سے شائع کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ تاکہ دنیا میں فساد پھیلایا جائے اور دین اسلام کو بدنام کیا جائے، تاریخ کو مسخ کیا جائے، ناپختہ اذہان کو اسلام سے برگشتہ کیا جائے اور مسلمانوں کے دل و جگر پر تیشے چلائے جائیں اور تلاش حق میں دامن اسلام کی طرف بڑھنے والے سادہ دل انسانوں کو اسلام اور مسلمانوں سے بدظن کیا جائے۔ لہٰذا یہ شخص اگر پہلے سے مسلمان تھا تو اب مرتد ہو گیا ہے اور اس ارتداد پر اصرار کرنے کی وجہ سے ملحد اور زندیق ہے جس کی توبہ کا کچھ اعتبار نہیں اور اس کی سزا قتل ہی ہے۔

دنیا کے تمام مسلمانوں کا عقیدہ اور ایمان ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، تبلیغ دین اور اشاعت حق میں بالکل امین اور حق گو ہیں اور اس منصب کو بالکل صحیح صحیح طریقہ سے انجام دینے والے ہیں اور دین اسلام کی تکمیل فرما دی گئی ہے اس میں کسی قسم کی کوتاہی اور خامی نہیں ہوئی ہے اسی طرح قرآن مجید کو اللہ پاک کا کلام سمجھتے ہیں۔

قرآن کو غیر اللہ کا کلام کہنا سراسر کفر ہے اسی لیے جب کفار مکہ نے قرآن کے کلام انسانی ہونے کا دعویٰ کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں یہ چیلنج دیا کہ اگر قرآن اللہ کا کلام نہیں ہے اور غیر اللہ کا کلام ہے تو تم اور تمھارے سارے دوست احباب اکٹھے ہو کر قرآن کی ایک چھوٹی سی سورت جیسی کوئی سورت بنا لاؤ اگر تم سچے ہو۔ لیکن اب تک کوئی نہ بنا سکا نہ تا قیامت بنا سکے گا۔

لیکن شاتم رسول سلمان رشدی نے لفظ (Mahound) کی آڑ لے کر یہ تاثر دیا ہے کہ ''جناب سرور کائنات ﷺ میں فرشتے اور شیطان کی آواز میں تمیز کرنے کی اہلیت نہ تھی'' اور یوں کلام الٰہی کو جو حضرت جبرائیل کی وساطت سے نازل ہوا ہے، نعوذ باللہ شیطانی کلام ظاہر کرنے کی گستاخانہ مکروہ اور شیطانی جسارت کی ہے۔ ان عبارات سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ سلمان رشدی قرآن شریف کو اللہ کا کلام ماننے کے لیے تیار نہیں ہے اور جو قرآن کو اللہ کا کلام نہیں مانتا وہ بدترین کافر ہے اس قسم کے کافروں کو قتل کرنا واجب ہے جیسا کہ اوپر گزرا ہے۔

اسی لیے تمام اسلامی حکومتوں کے لیے ضروری ہے کہ اگر کافر مرتد زندیق سلمان رشدی ان کی حکومت کے ماتحت ہے تو فوری طور پر قتل کر کے اسے جہنم رسید کریں۔ اگر ان کی حکومت میں نہیں لیکن سفارتی تعلقات کے ذریعہ اس پر دباؤ ڈالنا کسی بھی طریقہ سے ممکن ہے تو اس پر دباؤ ڈال کر اس کو قتل کر دینا ضروری ہے ورنہ ایک بدبخت شقی ازلی اور شاتم رسول کو پناہ دینے والے یا اس کی پشت پناہی کرنے والے ملک سے تعلق اور دوستی رکھنا جائز نہیں ہوگا جیسا کہ قرآن شریف میں ہے۔

۱...... **لاتجد قوما یؤمنون باللّٰہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللّٰہ ورسولہ ولو کانوا اباء ھم او اخوانھم او عشیرتھم.** (المجادلہ ۲۲) جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں آپ ان کو نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھیں جو اللہ اور اس کے رسول کے برخلاف ہیں گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا

اپنے گھرانے کے ہوں۔

۲...... **یاایھا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی و عدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودۃ.** (ممتحنہ ۱) اے ایمان والوتم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ کہ ان سے دوستی کا اظہار کرنے لگو۔

اور اگر حکومت اس امر عظیم کو انجام دینے کے لیے تیار نہیں ہے تو ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ طاقت بشری کے مطابق کوشش کر کے اللہ کی زمین کو شاتم رسول سے پاک اور صاف کر دے کیونکہ یہ اظہار دین خداوندی کی تکمیل اور اعلاء کلمۃ اللہ کا ذریعہ ہے، جب تک زمین سے شاتم رسول کو ختم نہیں کیا جائے گا اس وقت تک مکمل دین اللہ کے لیے نہیں ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وقاتلوھم حتی لاتکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للّٰہ (انفال ۳۹) اور تم ان سے اس حد تک لڑو کہ ان میں فساد عقیدہ نہ رہے اور دین اللہ تعالیٰ ہی کا ہونا چاہیے۔

اسی لیے صفحہ گیتی میں تاریخ کے اوراق شاہد ہیں جو شخص بھی آنحضرت ﷺ کو گالی دیتا تھا اس کو قتل کر دیا جاتا تھا جیسا کہ کعب بن اشرف، یہودیہ عورت اور قبیلہ خطمہ کی عورت کو حضرت محمد ﷺ کو گالی دینے کی وجہ سے اور اسلام کی مخالفت میں سرگرم عمل رہنے کی وجہ سے قتل کر دیا گیا۔

اسی طرح کعب بن زہیر عہد نبوی کے ایک نامور شاعر تھے، ابتداء میں وہ اسلام کی مخالفت میں سرگرم رہے حتیٰ کہ ہادی اسلام ﷺ کی ہجو میں کچھ شعر تک کہہ دیے، معاندانہ کارروائیوں اور ہجو گوئی کی پاداش میں بارگاہ رسالت سے ان کے واجب القتل ہونے کا اعلان کر دیا گیا تھا جبکہ سلمان رشدی نے صرف سب وشتم پر بس نہیں کیا بلکہ اس نے اسلام اور نبی ﷺ امہات المومنین اور قرآن مجید کے بارے میں بھی ہر قسم کی گستاخی کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

لہٰذا جو آدمی اس کو قتل کر سکے گا اس کو بہت زیادہ ثواب ملے گا تاکہ زمین اس کے فتنے سے محفوظ ہو جائے، اور پھر کسی کو اس جیسی دریدہ دہنی کی جسارت نہ ہو۔ جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے:

وجمیع الکبائر...... یباح قتل الکل ویثاب قاتلھم.

(شامی ج ۳ ص ۱۹۷ مطلب یکون التعزیر بالقتل مطبوعہ کوئٹہ)

اور ایسے تمام مرتکبین کبیرہ جن کے گناہوں کا ضرر دوسروں کی طرف متعدی ہوتا ہے ان کو قتل کرنا جائز ہے اور قاتل ثواب کا مستحق ہے۔

الجواب صحیح: محمد عبدالسلام عفا اللہ عنہ

فقط واللہ اعلم۔ کتبہ، محمد انعام الحق دارالافتاء جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

الجواب صحیح
ابوبکر سعید الرحمٰن

الجواب صواب
محمد شفیق عارف

✿......✿......✿